طلاق رجعی والی عورت عدّت ختم ہونے تک خاوند کے گھر میں ہی رہے گی

[Urdu– اُردو – الأُردية]

فتوی: شیخ محمد بن صالح العثیمینؒ

ترجمہ: اسلام سوال وجواب سائٹ

مراجعہ وتنسیق: عزیز الرّحمن ضیاء اللہ سنابلی

المطلّقة طلاقاً رجعياً تبقى في بيت زوجها حتى تنقضي عدّتها

[الأُردية –اُردو– Urdu]

فتوى: الشيخ/ محمد بن صالح العثيمين –رحمه الله–

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

مراجعة وتنسيق: عزيز الرحمن ضياء الله السنابلي

14299: طلاق رجعی والی عورت عدّت ختم ہونے تک خاوند کے گھر میں ہی رہے گی

سوال: کیا طلاق رجعی والی عورت اپنے خاوند کے گھر میں ہی ساری عدت گزارے گی یا کہ خاوند کے رجوع کرنے تک میکے میں رہے گی؟

بتاریخ 2013-08-20 کو نشر کیا گیا

جواب

الحمد للہ:

"طلاق رجعی والی عورت پر دوران عدت خاوند کے گھر میں ہی رہنا واجب ہے، اور اس کے خاوند پر بھی اسے طلاق رجعی کی عدت کے دوران گھر سے نکالنا حرام ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ ۖ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِن بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا﴾

" اے نبی! (اپنی امت سے کہو کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہیں طلاق دو اور عدت کا حساب رکھو، اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو، نہ تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ (خود) نکلیں ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کھلی برائی کر بیٹھیں، یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں، جو شخص اللہ کی حدوں سے آگے بڑھ

جائے اس نے یقیناً اپنے اوپر ظلم کیا تم نہیں جانتے شاید اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کر دے ''۔[سورہ طلاق:۱]

آج کل جو رواج بن چکا ہے کہ جیسے ہی عورت کو طلاق رجعی ہو جاتی ہے تو وہ فوراً اپنے میکے چلی جاتی ہے، یہ بہت بڑی غلطی اور حرام عمل ہے؛کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ :

''تم انہیں مت نکالو'' اور یہ بھی فرمایا کہ ''وہ خود بھی نہ نکلیں''

اس سے صرف استثناء اسی صورت میں ہے کہ اگر وہ عورت کوئی واضح فحش کام کا ارتکاب کرتی ہو .

اس کے بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا کہ :

﴿وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّـهِ ۚ وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّـهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ﴾

”یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں؛اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے حدود سے تجاوز کرتا ہے اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا“

پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کے بعد عورت کے اپنے گھر میں ہی طلاق رجعی کی عدت گزارنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:﴿ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّـهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا﴾

”آپ نہیں جانتے کہ ہو سکتا ہے شائد اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کر دے۔“

(کیونکہ ہو سکتا ہے اس عورت کا خاوند کے گھر میں ہی رہنا خاوند کی جانب سے طلاق سے رجوع کرنے کا سبب بن جائے اور وہ بیوی سے رجوع کر لے، اور یہی چیز مقصود و مطلوب اور شریعت کو بھی محبوب ہے)۔

چنانچہ مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کے حدود کا خیال کرنا واجب ہے؛ اور جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انہیں حکم دیا ہے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیں، اور اپنے رسم ورواج اور عادات کو شرعی امور اور احکام کی مخالفت کا ذریعہ نہ بنائیں .

اہم یہ ہے کہ ہم پر اس مسئلہ کا خیال رکھنا واجب ہے اور رجعی طلاق والی عورت پر خاوند کے گھر میں ہی عدت پوری کرنا واجب ہے، اس عدت کے دوران عورت کے لیے اپنے خاوند کے سامنے چہرہ ننگا کرنا اور بناؤ و سنگھار کر کے سامنے آنا اور خوشبو لگانا اور اس سے بات چیت کرنا اور خلوت میں بیٹھ کر ہنسی مذاق کرنا جائز ہے؛ لیکن وہ ہم بستری اور مباشرت نہیں کریگی، کیونکہ یہ تو رجوع کے وقت ہوتا ہے .

خاوند کو حق ہے کہ وہ اپنی طلاق رجعی والی بیوی سے قول کے ذریعہ رجوع کرے اور کہے کہ: میں نے اپنی بیوی سے رجوع کیا۔یا فعل کے ذریعہ رجوع کرے،یعنی رجوع کی نیت سے مجامعت ومباشرت کرے تو(رجوع مانا جائے گا)"۔انتہی

فضیلۃ الشیخ محمد بن عثیمین .

ماخوذ از: مجموعۃ أسئلۃ تھم الأسرۃ المسلمۃ (٦١)

(طالبِ دُعا:عزیز الرحمن ضیاء اللہ سنابلی: azeez90@gmail.com)